رجسٹرڈ ایل نمبر ۲۷

قیمت پیشگی سالانہ

| | |
|---|---|
| ۱۔ عوام سے | (عہ) |
| ۲۔ خواص اور معاونین سے | (للعہ) |
| ۳۔ ہندوستان سے باہر | (ستہ) |
| ۴۔ غیر مذاہب والوں سے | (ستہ) |
| ۵۔ اپنی جماعت کے غیر مستطیع دس روپے سے کم آمدنی والے لوگوں سے | (للعہ) |

نوٹ

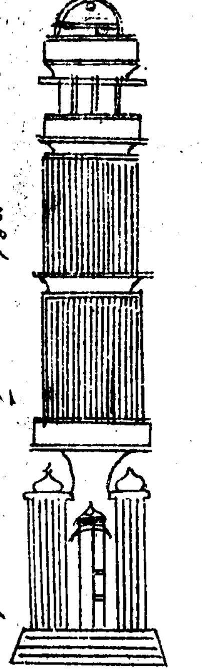
پیر کا سالانہ اضافہ مندرجہ بالا قیمتوں میں ڈبل اشاعت کی وجہ سے کیا گیا ہے

بسم اللہ الرحمن الرحیم نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم ان اللہ لا یغیر ما بقوم حتی یغیروا ما بانفسہم سلسلہ عالیہ احمدیہ کا سب سے پہلا اور مشہور و معروف اخبار ہر مہینے کی ۲، ۶، ۱۰، ۱۴، ۱۸، ۲۲، ۲۶، ۳۰ تاریخ کو قادیان دارالامان سے شائع ہوتا ہے۔

# الحکم

ایڈیٹر شیخ یعقوب علی تراب احمدی

چہ گویم باتو گر آئی بہ دارِ قادیان بینی
دوائے شفا بینی غرض دار الامان بینی



[illegible]

نمبر ۵۴ و ۵۵ | قادیان دارالامان مورخہ ۲۶ و ۳۰ اگست ۱۹۰۸ء مطابق ۲ شعبان سنہ ۱۳۲۶ھ | جلد ۱۲

## مختصر نوٹ

کورٹ آف وارڈس کی رپورٹ پر لکھتے ہوئے میں نے گذشتہ اشاعت میں احمدیوں کی توجہ دلائی ہے کہ اگر وہ اپنی وصایا میں اپنی جائیدادوں کا انتظام صدر انجمن کے ہاتھ میں رکھدیں تو بہت مفید ہو سکتا ہے میں نے یہ بھی ظاہر کیا تھا۔ کہ انجمن اس وقت بھی ایک یتیم کی جائیداد کی محافظ ہے مگر اس نے اپنا سپہ خود دیا۔ یہ صحیح نہیں۔ بلکہ خلیفۃ المسیح نے یتیم مذکور کو نابالغ اور اپنی جائیداد کے انتظام کے ناقابل پا کر اس سے روپیہ لے کر انجمن کے ہاتھ میں اس کا انتظام سپرد کر دیا۔ اسکا نتیجہ یہ ہوا۔ کہ یتیم مذکور اب بی۔ اے کلاس میں تعلیم پاتا ہے۔ اور ایک ہونہار نیک چلن نوجوان ہے۔ اس کے اخراجات ضروریہ کا باضابطہ سالانہ بجٹ طیار ہوتا ہے۔ اور اس کے موافق ماہ بماہ اسے ملتا رہتا ہے اس انتظام سے جہاں اسکی جائداد محفوظ رہی ہے۔ وہاں اس کی تعلیم۔ تربیت اور نگرانی ایسے عمدہ طور پر ہوئی ہے۔ کہ میں دعوے سے کہتا ہوں۔ کہ کوئی عزیز اور قرابت دار بھی نہ کر سکتا۔ اس مفید اور مبارک اصل سے فائدہ اٹھانا چاہئے اور احمدیوں کو قرآن کریم کی تعلیم کے احیاء کے لئے عملی طور پر اسے جاری کرنا چاہئے۔ +

---

خفیہ انجمنوں پر اپنے درس قرآن مجید میں ضمناً ذکر کرتے ہوئے حضرت خلیفۃ المسیح نے بم سازی اور عجیب اندازی پر بھی ریمارک کیا۔ آپ نے فرمایا۔ کہ نیکی اور بھلائی اور رفاہ علم کے کام کبھی اس قابل نہیں ہو سکتے کہ ان کے لئے اخفا ضروری ہے۔ اسلئے اگر کوئی خفیہ انجمن اپنے اغراض نوع انسان کی بھلائی کے متعلق ظاہر نہیں کرتی۔ یا نہیں بتاتی ہے وہ کبھی قابل تسلیم نہیں ہو سکتے۔ کیونکہ ان انجمنوں میں شرارت اور شیطنت ہوتی ہے۔ خفیہ انجمنوں کی تاریخ پر نظر کرنے سے پتہ لگتا ہے کہ جہاں کہیں وہ ہیں۔ انہوں نے امن عامہ میں خلل ڈالا ہے۔ ہم ایسی انجمنوں سے سخت بیزار ہیں۔ کیونکر وہ خدا تعالیٰ کی کتاب کے خلاف ہیں نوجوان لڑکے جو بمب بنانے اور بمب پھینکنے میں پکڑے گئے اور انہوں نے سزائیں پائی ہیں۔ انکے محرک سخت نفرت کے قابل ہیں۔ کیا کسی معصوم اور بے گناہ کی جان لینا ملکی بھلائی ہو سکتی ہے۔ اور یا خدا تعالیٰ کی نظر میں پسندیدہ کام ہو سکتا ہے؟ ہرگز نہیں۔ +

ہماری جماعت خدا کے فضل سے ایسی باتوں سے پاک ہے اور بیزار ہے۔ اور میں امید کرتا ہوں۔ کہ وہ اپنے طرز عمل سے ثابت کر دکھائے گی۔ کہ وہ خفیہ سوسائٹیوں سے سخت بیزار ہے۔ میں پھر کہتا ہوں۔ کہ ایسی انجمنیں کبھی ملک۔ قوم۔ اور اسلام کے لئے مفید اور بابرکت ثابت نہیں ہوئی ہیں۔ اور تو اور وہ اپنی ذات کے لئے بھی مفید نہیں ہوتی ہیں۔ پس ان سے ہمیشہ پرہیز کرو۔

ہمارے امام علیہ السلام نے اپنے طرز عمل سے دکھا دیا ہے کہ ہم منصوبہ باز نہیں۔ اور نہ ہمیں ایسی باتوں کی ضرورت۔ یہ شریروں بزدلوں اور بے ایمانوں کا کام ہے۔ کاش اس زمانہ میں ملکی بہتری اور بھلائی کا دعوے کرنے والے ایسی باتوں سے فائدہ اٹھائیں۔ اس سے سلسلہ عالیہ احمدیہ کی پوزیشن کا پتہ لگتا ہے جو ملکی معاملات میں رکھی ہے۔

---

مسلمانوں کی بدقسمتی کے آثار کا پتہ ان مشاغل سے ملتا ہے جن میں وہ آج کل مصروف ہیں۔ علی العموم وہ ہیں۔ جن کو پابندی احکام شرعیہ کی ضرورت ہی نہیں افراد اور رویا الکتو ذکر ہی جانے دو۔ جن مشاغل میں وہ اپنی زندگی بسر کرتے ہیں انکا بھول جانا ہی بہتر ہے۔ علماء اور صوفیوں میں باہم جدال کا سلسلہ جاری ہے۔ اور وہ ضروریات دین سے جو اس وقت پیدا ہو رہی ہیں بے خبر ہیں یا اس پر توجہ نہیں۔ انہوں نے نئی لغویات خود پیدا کرلی ہیں۔ ایسے مسائل پر بحث اور مناظرہ کے سلسلے جاری ہیں۔ جو مسلمانوں کو مذہبی یا ملکی حیثیت سے کوئی فائدہ نہیں پہنچا سکتے۔ آج کل پیسہ اخبار میں دو بحثیں عجیب چھپ رہی ہیں ایک خدا حاضر ہے یا غائب۔ دوسری تسخیر ہمزاد۔ مجھے منشی محبوب عالم صاحب پر سخت افسوس ہے کہ ایک طرف تو وہ اخبار کی کمی اشاعت اور خسارہ مال کے لئے چیختے چلاتے اور دوسروں کو بھی اپنا ہم آہنگ بنانا چاہتے ہیں اور دوسری طرف لغو اور بیہودہ مضامین سے اخبار کے کالم تباہ کرنا چاہتے ہیں۔ اب یہ حاضر اور غائب کی بحث مسلمانوں کو کیا فائدہ پہنچا سکتی ہے کہاں اللہ تعالیٰ کا نام حاضر و غائب قرآن کریم میں آیا ہے کس حدیث صحیح سے ثابت ہے یہ اسماء اللہ میں ہو سکتے ہیں۔ ایسا ہی ہمزاد کی بحث سے کیا فائدہ؟ کیا ہمزاد ان کو سلطنت دلائے گا۔ اسی سے پتہ لگتا ہے۔ کہ مسلمان صراط مستقیم سے دور جا پڑے ہیں اور اسوقت ضرورت ہے کہ انہیں

مطبع انوار احمدیہ مشین پریس قادیان میں باہتمام شیخ یعقوب علی تراب احمدی چھپ کر شائع ہوا

اسلام کا ایڈیل قایم کیا جاوے۔ ایسے بیہودہ مباحث سے انہیں اخبار کو پاک رکہنا چاہئے۔ اور اس طرح پر مسلمانوں کے بگڑے ہوئے مذاق کو زیادہ بگاڑنا نہیں چاہئے۔ اور اگر مضامین کی ضرورت ہے۔ تو میں انہیں مشورہ دیتا ہوں کہ وہ ریویو آف ریلیجنز کے ان مضامین کو بہرہ منقولات میں چہاپ رہیں۔ جو اسلام کی حقیقت میں لکہے جاتے ہیں۔ اس قسم کے مضامین چہاپنے سے ہمیشہ اخبار کو فائدہ ہو سکتا ہے اور مسلمان نکمی بحثوں میں اپنا وقت ضایع نہ کریں گے۔

# اسلام اور قسم

الحکم کی گذشتہ اشاعت میں قسم کے متعلق ایک مختصر نوٹ نکلا ہے۔ اس پر میری محسن و مخدوم حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح مولوی نور الدین سلمہ اللہ تعالےٰ نے مجہے اس نقص کی طرف توجہ دلائی ہے۔ جس کی اگر اصلاح نہ کی جاوے تو یہ نوٹ قرآن کریم اور اسلام پر سخت حملے کا موجب ہو سکتا ہے۔ اس لئے میں نے اپنا فرض سمجہا۔ کہ یہ نوٹ بغرض تصحیح لکہوں۔ +

گذشتہ نوٹ کے پڑہنے والوں کو یہ مغالطہ پیدا ہو سکتا ہے کہ جس حال میں کہا جاتا ہے۔ کہ قسم کہانا منع ہے۔ پر قرآن کریم میں ۷۰ مقامات پر مختلف چیزوں کی قسمیں کہائی ہیں۔ اور اسی مسئلہ پر آریوں نے اپنے زعم میں بڑے بڑے اعتراض کئے ہیں۔ اسلئے ضروری معلوم ہوتا ہے۔ کہ اسلام اور قسم پر کسی قدر صاحت سے لکہا جاوے۔ +

سب سے اوّل تو یہ یاد رکہنا چاہئے۔ کہ فی الحقیقت قسم کوئی مکروہ اور غیر مالوف شئے نہیں ہے۔ ورنہ لامعلوم زمانوں سے اقوام متمدنین اس کا اثر اور رواج کیوں ہے۔ دنیا بہر کے کسی ملک اور حصے میں چلے جاؤ۔ کسی قوم اور قبیلہ کے حالات پڑہو۔ قسم کا رواج جاری ساری ہوگا۔ بنی اسرائیل کی تمام کتب مقدسہ اور ان کی قوموں میں عیسائیوں کی کتب مقدسہ اور ان کے فرقوں اور قبیلوں میں یہ جاری ہے۔

یورپ کی متمدن عیسائی قوموں کے مدبروں نے پولٹکس کو جسقدر مذہب سے الگ کیا۔ اور مذہب اور امور سیاسیہ دو جداجدا چیزیں قرار دیں۔ لیکن باایں جدوجہد وہ قسم کے مسئلہ کو الگ نہیں کر سکے۔

غور کرو کہ سرکاری ذمہ داری کے تمام نازک مناصب اور عہدوں پر مقرر ہونے سے پہلے قسم کہانی لازم قرار دیگئی ہے عدالتہائے عالیہ کے جج سے لیکر وایسرائے اور خود ملک معظم کو اپنے منصب پر متمکن ہونے سے پہلے حلف اٹہانا ضروری ہے قانون کی دفعوں اور الجہنوں میں پہنس کر جب اصل معاملہ تاریکی میں چلا جاتا ہے۔ ایسی حالت اور صورت میں بہی قسم ہی ضروری ہے۔ +

اس عمل و درآمد سے جو مختلف قوموں اور مذہبوں اور ملتوں میں مختلف قوموں اور مذہبوں اور ملتوں میں مختلف ممالک اور مختلف حصص عالم میں باوجود آپس کے شدید تخالف کے یکساں پایا جاتا ہے۔ یہ امر بڑی صفائی سے ثابت ہو جاتا ہے۔ کہ خالق فطرت نے انسانی فطرت میں قسم کی عظمت رکہدی ہے اور اس سے یہ پایا جاتا ہے کہ بالاتفاق یہ مسلّم امر ہے کہ قسم کہانے والے کی حقیت اور صداقت کا معیار اس کی قسم ہے۔ اور اگر جعل اور فریب اور دغابازی حق کے مقابلہ میں قسم کہا کر راستبازی دیانت۔ اور صداقت کو شکست دے سکتے ہیں۔ تو یہ اتفاق اس مسئلہ پر نہ ہوتا۔ کم از کم یورپین قومیں یا نصرانی لوگ جو رسمی مذہبیت سے بیزار ہیں۔ اس بار عظیم کو اپنی گردن سے اتار ڈالیں۔ اس بیان یا تمہید کے بعد میں نہیں سمجہتا۔ کہ کوئی اعتراض قسم کے متعلق رہ سکتا ہے۔ خصوصاً ان لوگوں کو جو اس زمانہ کے تمدن کی ہوا کو صحت بخش مانتے ہیں۔ اور رات دن اسی کو اپنا اسوہ جانتے ہیں۔

الغرض قسم انسانی فطرت کے خواص میں سے ایک خاصہ ہے اور اسکا انکار نہیں ہو سکتا۔ کہ حقیقی اور واقعی زمانہ تمدن میں انسانی اجتماع کی فلاح کے لئے اس مسئلہ پر بلا اختلاف عمل کیا ہے۔ اور سچ فی الواقعہ یہ اصل انسانی معاملات کے انتظام میں ایک بہترین امر ہے ایسی حالت اور صورت میں اسلام فطرت کے اس سچے اور واقعی مفید اور مؤثر تقاضے اور خاصہ کو چہوڑ نہیں سکتا تہا۔ اور نہ اس نے چہوڑا ہے۔ بلکہ قرآن مجید کے ۷۰ مقامات پر قسموں کے ذریعہ ان عظیم الشان امور کا حل کیا ہے۔ جو دنیا کی نظر میں ایک ایک وقت دقیق اور نظری مسایل تہے۔ اور جن کی حقیت اور حقیقت اسلام سے پہلے کوئی مذہب نہیں بتا سکتا۔ اگرچہ اعتقادی رنگ میں وہ امور اس نے پیش ہی کئے ہوں۔ میں اگر قرآن کریم کی قسموں کے مسئلہ پر بحث شروع کروں۔ تو یہ مضمون بہت لمبا ہو جائیگا۔ ایسی حالت میں میرا فرض ہوگا۔ کہ ان ۷۰ مقامات کی قسموں پر بالتفصیل گفتگو کروں۔ اسلئے میں اس طوالت سے اسوقت الگ رہکر اپنے ناظرین کو بتانا چاہتا ہوں۔ کہ نوٹ مذکور میں جو لکہا ہے کہ اسلام نے قسم کہانے سے منع کیا ہے اس سے میری مراد یہ ہے۔ کہ لغو طور پر تکیہ کلام واللہ باللہ۔ سچ۔ ا۔ جو بعض لوگوں کی زبان پر ہوتا ہے۔ اسے ترک کیا جاوے چنانچہ ارشاد الٰہی یہ ہے۔ لا تجعلوا اللہ عرضۃ لایمانکم اور جہوٹی قسمیں نہ کہا وے جیسے لا تطع کل حلاف مہین الآیۃ۔

نفس قسم جو ایک فطری خاصہ ہے اور جو متمدن اقوام اور مہذب ممالک میں بطور دستور العمل ہے اس سے نہیں روکا گیا۔ اور نہ میرا اس میں یہ منشا ہے۔

اسکے ساتہہ ہی اس امر کو بہی یاد رکہنا چاہئے کہ قرآن مجید کی قسمیں پر معنے دلایل اور براہین قاطع اور آیات باہرہ ہیں اور یہ ایسا زبردست معجزہ اور نشان قرآن مجید کا ہے کہ دوسری کتابیں اس کا مقابلہ نہیں کر سکتیں۔

اللہ تعالےٰ نے صحیفہ قدرت کے بدیہات کو امور نظریہ کے حقایق کے حل کرنے اور سمجہانے کے لئے شواہد کے طور پر قسم کے پیرایہ میں ظاہر کیا ہے۔ اور نہایت فصیح اور بلیغ طرز بیان سے حکیمانہ رنگ میں۔ نبوت۔ الہام و وحی۔ جزا و سزا۔ قیامت و حشر وغیرہ مسایل پر دلائل دئے ہیں۔ پس جہوٹی قسمیں کہانا۔ اور لغو طور پر تکیہ کلام بنالینا۔ اور اللہ تعالےٰ کے نام کی عظمت و کبریائی کا لحاظ نہ رکہنا یہ بیشک منع ہے۔ لیکن اس فطرتی اصل اور رنگ میں جیسا کہ میں نے اوپر ذکر کیا ہے۔ قسم اکثر مشکل اور مغلق معاملات میں

**مشکل کشا ہے**

میں سمجہتا ہوں۔ اسقدر اس نوٹ کی اصلاح اور توضیح کیلئے کافی ہے۔ اللہ تعالےٰ مجہے اور میرے پڑہنے والوں کو توفیق دے۔ کہ ہم ایسی راہ اختیار نہ کریں۔ جو اسلام کے لئے موجب اعتراض ہو۔ بالآخر میں حضرت خلیفۃ المسیح کی اس ہدایت کے لئے از بس ممنون ہوں۔ کہ انہوں نے مجہے ایک لطیف نکتہ معرفت پر غور کرنیکا موقع دیا۔ دراصل اخبار کے ناظرین میں سے ہر ایک کا یہ فرض ہونا چاہئے۔ کہ جہاں کہیں کوئی امر ایسا پائیں کہ اسکی اصلاح کی حاجت ہو وہ اسپر خود لکہیں۔ یا ایڈیٹر کو اشارہ کریں۔ ترقی علوم اور تبادلہ خیالات کا بہی ذریعہ ہے۔ +

# اعلان

مولوی محمد علی صاحب سیال کوٹی جو زبان پنجابی شاعر بہی ہیں۔ صدر انجمن احمدیہ کی طرف سے واعظ مقرر کئے گئے ہیں۔ اور وہ سرحد۔ جہلم۔ پونچہ۔ وزیر آباد۔ گوجرانوالہ وغیرہ کے شہروں اور دیہات میں بغرض تبلیغ جائیں گے۔ انکو بموجب قواعد منظور شدہ جن کی نقل انکے پاس ہے۔ سلسلہ عالیہ احمدیہ کے تمام موجودہ مدات کے لئے چندہ فراہم کرنے اور جہاں انجمنیں قایم نہ ہوں۔ وہاں انجمن احمدیہ قایم کرنے کی اجازت ہے۔ جہاں مولوی صاحب موصوف جائیں۔ وہاں کے احمدی احباب اغراض مذکورہ بالا کے پورا کرنے میں ان کی ہر طرح سے امداد کریں۔ اللہ ثواب دارین حاصل کریں۔ والسلام۔

خلیفہ رشید الدین۔ اسسٹنٹ سکرٹری صدر انجمن احمدیہ قادیان

۲۲۔ اگست ۱۹۰۹ء

## خریداران الحکم توجہ کریں

میں اطلاع دے چکا ہوں کہ ابہی بہت سے خریداروں کے ذمہ قیمت اخبار باقی ہے۔ اسکے وصول کرنیکے لئے وی۔ پی بہیجے جا رہے ہیں۔ جداگانہ اطلاعوں کی نہ حاجت نہ گنجایش اسلئے اگر کسی صاحب کو کوئی امر دریافت کرنا ہو۔ تو وہ امانت میں رکہکر دریافت کرلیں۔ وی۔ پی واپس کر کے نقصان رسانی کا موجب نہ ہوں۔ یہی ایک امر ہے جو اخبار کی راہ میں مشکلات کا موجب ہو جاتا ہے۔ اسپر مجہے مطعون کیا جاتا ہے۔ ایڈیٹر

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم - نحمدہٗ ونصلی علٰی رسولہ الکریم

# کلمات طیبات حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

## لاہور - احمدیہ بلڈنگز

## ۳۰ - اپریل ۱۹۰۸ء

**فرمایا** - صدق وصفا - تقویٰ طہارت - یہ اسلام کے برکات ہیں جو کہ مسلمانوں میں لازماً پائے جاتے ہیں۔ مگر اب تو ان صفات سے لوگ بکلی محروم ہو گئے ہیں نماز بھی پڑھتے ہیں تو بہت ہی کم مسجدیں ویران پڑی ہیں نمازی کوئی نظر نہیں آتا۔ ایک وقت تھا - کہ نمازیوں کو مسجدیں نہ ملتی تھیں جتنے پڑھتے ہیں ان میں بھی اکثر دکھلاوے کی نماز پڑھتے ہیں کیونکہ حقیقی نماز کے آثار برکات اور ثمرات سے محروم ہیں - عیسائی تو حضرت مسیحؑ کو پھانسی دیکر بے فکر ہو بیٹھے تھے مگر اکثر مسلمان حضرت امام حسینؓ کی شہادت میں نجات پا چکے ہیں + —

**فرمایا** جسمانی شہوات کے دلدل میں سے نکلنا ہی مشکل ہوتا ہے اگر اللہ تعالیٰ نے کسی انسان کے واسطے مقدر کیا ہوتا ہے - کہ اسے سعادت میں سے کوئی حصہ عطا فرماوے تو اس کے واسطے کوئی ایسا معجزہ اور خارق عادت نشان یا اپنی کوئی دل کو پکڑ لینے والی تجلی دکھا دیتا ہے بجز اس کے دلوں کی گندگی دھوئی نہیں جاتی اور شہوات کی آگ بجھائی نہیں جاتی + —

**فرمایا** - جس قدر کسی کو دنیا کے سامان عیش وعشرت کثرت سے دئے جاتے ہیں اسی قدر وہ خدا سے غافل اور بے پرواہ ہو کر متکبر ہو جاتے ہیں۔ اور اسی قدر اسکا تکبر بڑھ جاتا ہے - امرتسر میں ہمیں پتھر مارے گئے - سیالکوٹ میں ہمارے ساتھ کیا برا سلوک کیا گیا یہ سب غفلت اور بے باکی ہی کے آثار ہیں + —

**فرمایا** - خدا نے ہمیں ایک پکا وعدہ دیا ہوا ہے اس میں ذرا بھی شک نہیں اور وہ یہ ہے کہ **بادشاہ تیرے کپڑوں سے برکت ڈھونڈیں گے** اس الہام کے بعد وہ بادشاہ بھی دکھائے گئے تھے + —

**فرمایا** - مسلمانوں کی خوش قسمتی ہی اسی میں ہے کہ مسیح مر جاوے اب زمانہ ہی ایسا آ گیا ہے کہ خیال تبدیل ہوتے ہیں۔ کچھ مان جائیں گے کچھ مر جائیں گے باقی ایسے ضعیف ہو جائیں گے کہ ان کو طاقت ہی نہ رہیگی اور انکا عدم وجود برابر ہوگا + پس مسیح کو مرنے دو کہ اسلام کی زندگی اسی میں ہے۔

**فرمایا** - متکبر [illegible] تخت پر بیٹھنا چاہتا ہے - پس اس قبیح خصلت سے ہمیشہ پناہ مانگو - خدا تعالیٰ کے تمام وعدے بھی خواہ تمہارے ساتھ ہوں مگر تم جب بھی فروتنی کرو کیونکہ فروتنی کرنے والا ہی خدا کا محبوب ہوتا ہے - دیکھو ہمارے نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی کامیابیاں اگرچہ ایسی تھیں کہ تمام انبیاء سابقین میں اس کی نظیر نہیں ملتی - مگر آپؐ کو خدا تعالیٰ نے جیسی جیسی کامیابیاں عطا کیں - آپؐ اتنی ہی فروتنی اختیار کرتے گئے - ایک دفعہ کا ذکر ہے کہ ایک شخص حضورؐ کے حضور پکڑ کر لایا گیا - وہ آپؐ نے دیکھا تو وہ بہت کانپتا تھا - اور خوف کھاتا تھا - مگر جب وہ قریب آیا تو آپؐ نے نہایت نرمی اور لطف سے دریافت فرمایا کہ تم ایسے ڈرتے کیوں ہو؟ آخر میں بھی تمہاری طرح ایک انسان ہی ہوں - اور ایک بڑھیا کا فرزند ہوں +

**فرمایا** - جب بات حد سے بڑھ جاتی ہے تو فیصلہ کو خدا تعالیٰ اپنے ہاتھ میں لے لیتا ہے ہمیں چھبیس سال ہوئے تبلیغ کرتے اور جہاں تک ممکن تھا ہم **ساری تبلیغ کر چکے ہیں** اب وہ خود ہی کوئی ہاتھ دکھلاوے اور فیصلہ کریگا +

پس جس نے یہ شرط کر لی ہو کہ میں نے تو اس شخص کو ماننا ہی نہیں خواہ کچھ ہی کیوں نہ ہو اور اس کا فیصلہ حد سے بڑھ گیا ہو - تو اس کا حال خدا ہی کے سپرد ہے اس کے پیچھے نہیں پڑنا چاہیئے - خدا کی حکمتوں کو کوئی نہیں پا سکتا - یہ خدائی تصرفات ہیں جس کو چاہے اپنی طرف کھینچ لے اور جسکو چاہے رد کر دے +

دیکھو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا وجود دنیا کے واسطے رحمت تھا جیسا کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے وما ارسلناک الا رحمۃ للمومنین - مگر کیا ابو جہل کے واسطے بھی آپؐ رحمت ہوئے؟ وہ لوگ تو خیال کرتے ہونگے - کہ ابھی یہ ایک یتیم بچہ تھا - بکریاں چرایا کرتا تھا کمزور اور غریب تھا نکاح تک بھی تو میسر نہ آیا غرض کچھ ایسے ہی خیالات ان کے دل میں آتے ہونگے مگر ان بدقسمتوں کو کیا خبر تھی - کہ ایک دن یہی یتیم دنیا کا شہنشاہ اور نجات دہندہ ہوگا + —

یکم مئی ۱۹۰۸ء کو نماز جمعہ سے پہلے جب کہ چند اجنبی آپؑ کی ملاقات کے واسطے آئے

**فرمایا** - ہمیں تجربہ سے معلوم ہوتا ہے کہ آج کل اسلام کی خوش قسمتی نہیں بلکہ بدقسمتی کے دن ہیں کیونکہ ہم دیکھتے ہیں کہ لوگوں کو دینی امور سے کوئی دلچسپی نہیں بلکہ لوگ خدا کو ہی بھول چکے ہیں - مسلمانوں کی یہ ایک غلطی ہے جو شاید غرغرے کے وقت ان کو معلوم ہو جائیگی - اور لوگ اسوقت یقین کریں گے کہ واقعی ہم نے جو کچھ سمجھا ہوا تھا وہ سارا تانا بانا ہی غلط تھا

جو انسان کوشش کریگا وہی پائے گا کوشش تو ہو - ساری دنیا کیواسطے - اور خدا کا نام درمیان بھولے سے بھی نہ آئے نہ تقوے ہو نہ طہارت، پھر ایسا انسان امید وار ہو خدا کے ملنے کا یہ محال ہے +

آخر اب وقت آ گیا ہے کہ ان لوگوں کے ہاتھ میں اجر دیا جاوے - جو دین کو دنیا پر مقدم کریں - بجز توفیق الٰہی کے کچھ نہیں ملتا دیکھو نبی کریم نے دنیا کو خدا کے لئے ترک کر دیا تھا مگر خدا نے کس طرح ذلیل کر کے دنیا کو آپؐ کے سامنے غلاموں کی طرح حاضر کر دیا - دنیا طلب سے دنیا بھاگتی اور کوسوں دور جاتی ہے مگر جو صدق دل سے خدا کی طرف جاتا ہے اور خدا کی راہ میں دنیا کی کچھ پرواہ نہیں کرتا - دنیا اس کے پیچھے پیچھے پھرتی ہے + —

دیکھو حضرت مسیحؑ کو اسوقت چالیس کروڑ انسان پوجنے والا موجود ہے نبی ماننا تو در کنار اس کی خدائی کے قایل ہیں یہ سب خدا کی قدرت کے نمونے ہیں کہ خدا کی طرف آنے والا کبھی ضایع نہیں کیا جاتا دین بھی اسے ملتا ہے - اور دنیا بھی اس کے لئے حاضر کی جاتی ہے دنیا کا پرستار چند روز جو چاہے سو کرے مگر آخر کار دنیا بھی چھوٹ جائے گی اور آخرت بھی برباد

دیکھو دنیا بھی آخر مفت تو نہیں مل جاتی - دنیا کے وعدے دینے والے بھی تو محنتیں چاہتے ہیں امتحان لیتے ہیں بلحاظ کامیابی اور پھر عمدہ کارگذاری سے کچھ ملتا ہے - اسی طرح اگر وہی محنت دوسرے رنگ میں خدا کے واسطے کیجاوے - تو اجر یقینی ہیں نہ دین جاوے اور نہ دنیا بلکہ یک کرشمہ دو کار والی بات نالے حج نالے ونج کا معاملہ ہو جاوے مگر کم ہیں جو ان باتوں سے فائدہ اٹھاتے ہیں -

انسان کو چاہیئے کہ دعا میں لگا رہے اور کسی قدر تبدیلی اپنے اندر پیدا کرنے کی کوشش کرے شاید ہے کہ اللہ تعالیٰ توفیق دے دے +

ہم یہ نہیں کہتے کہ زراعت والا زراعت کو اور تجارت والا تجارت کو ملازمت والا ملازمت کو اور صنعت وحرفت والا اپنے کاروبار کو ترک کر دے اور ہاتھ پاؤں توڑ کر بیٹھ جاوے

**بلکہ ہم یہ کہتے ہیں کہ**

لا تلہیہم تجارۃ ولا بیع عن ذکر اللہ والا معاملہ ہو دست با کار دل بایار والی بات ہو - تاجر اپنے کاروبار تجارت میں اور زمیندار اپنے امور زراعت میں اور بادشاہ اپنے تخت حکومت پر بیٹھکر غرض جو جس کام میں ہے - اپنے کاموں میں خدا کو نصب العین رکھے اور اس کی عظمت اور

جبروت کو پیش نظر رکھکر اس کے احکام اور امر و نواہی کا لحاظ رکھتے ہوئے جو چاہے کرے۔

## اللہ سے ڈر اور سب کچھ کر

اسلام کہاں ایسی تعلیم دیتا ہے کہ تم کاروبار چھوڑ کر لنگڑے لولوں کی طرح نکمے بیٹھے رہو اور بجائے اس کے کہ اوروں کی خدمت کرو خود دوسروں پر بوجھ بنو نہیں بلکہ سُست ہونا گناہ ہے۔ بھلا ایسا آدمی پھر خدا اور اس کے دین کی کیا خدمت کرسکے گا۔ عیال و اطفال جو خدا نے اسکے ذمے لگائے ہیں ان کو کہاں سے کھلائے گا پس یاد رکھو کہ خدا کا یہ ہرگز منشاء نہیں کہ تم دنیا کو بالکل ترک کردو بلکہ اس کو جو منشاء ہے وہ یہ ہے کہ قد افلح من زکٰھا۔ تجارت کرو۔ زراعت کرو۔ ملازمت کرو اور حرفت کرو جو چاہو کرو مگر نفس کو خدائی نافرمانی سے روکتے رہو اور ایسا تزکیہ کرو کہ یہ امور تمہیں خدا سے غافل نہ کردیں پھر جو تمہاری دنیا ہے وہ بھی دین کے حکم میں آجاوے گی۔

انسان دنیا کے واسطے پیدا نہیں کیا گیا۔ دل پاک ہو اور ہر وقت یہ تو اور تڑپ لگی ہوئی ہو کسی طرح خدا خوش ہو جائے تو پھر دنیا بھی اس کے واسطے حلال ہے ❊

انما الاعمال بالنیات

## بھیرہ ضلع شاہپور کے احمدیوں پر ابتلاء

بھیرہ ضلع شاہپور کے غریب۔ امن پسند احمدیوں پر وہاں کے متعصب مسلمان سب انسپکٹر نے جو ستم کیا ہے۔ اس کو ناظرین کو کسی حد تک واقفیت ہو چکی ہے۔ اس کے لئے صاحب ڈپٹی کمشنر بہادر کے حضور چارہ جوئی کی گئی۔ اور صاحب ڈسٹرکٹ سپرنٹنڈنٹ پولیس ضلع شاہپور موقع پر تشریف لائے۔ آپ نے مصلحت وقت اور امن عامہ کے اصول کو مد نظر رکھکر چاہا کہ فریقین میں صلح ہو جائے۔ احمدی جماعت (جو امن پسندی اور غربت اور مسکینی کیساتھ اپنی زندگی بسر کر رہی ہے۔ اور جسکو انکے امام نے فروتنی۔ انکسار اور صبر اور استقلال کی تعلیم دی ہے) نے اپنی رضامندی ظاہر کی۔ مگر فریق ثانی کی طرف سے ایت و لعل ہوئی۔ اب ہمیں معلوم ہو گیا ہے۔ کہ صلح ہو گئی ہے اور یہ قرار پایا ہے۔ کہ ایک جمعہ احمدی پڑھا کریں۔ اور ایک اہل سنت والجماعت۔

قطع نظر اور باتوں کے یہ کس قدر شرم کی بات ہے۔ کہ ایک معمولی معاملہ کو ناعاقبت اندیش مخالفوں نے یہانتک طول دے دیا کہ انہیں امن عامہ کے قیام کے لئے اپنے مذہبی فرائض کا تارک ہونا پڑا۔ یہ مذہب الٰہی نہیں تو کیا ہے۔ ان مسلمانوں کو جو اپنے آپکو اہل سنت والجماعت کہلاتے ہیں۔ کیا اس فیصلہ پر خوش ہونا

نہیں ہوا ہوگا۔ ایک مسلمان اور خدا ترس اور خدا کا قرب چاہنے والا انسان اس قسم کے فیصلے کو اپنے لئے عذاب الیم سے کم نہیں سمجھ سکتا۔ مگر ان اہل سنت والجماعت کہلانیوالوں پر تعجب ہے کہ وہ اس پر رضامند ہو گئے۔ مگر خود کردہ را علاج نیست۔

ایک وقت تھا۔ کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی موجودگی میں نصاریٰ نجران کو خود حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے مسجد نبوی میں اپنے طرز پر ادائے عبادت کی اجازت دی۔ اور آج وہ زمانہ ہے کہ مسلمان دوسرے مسلمانوں کو محض معمولی اختلاف کیوجہ سے مسجدوں سے نکالنے اور ترک نماز پر مجبور کررہے ہیں۔ آہ!

## یالیت قومی تعلمون

احمدیوں کی اپنی مسجد احمدی اسکے متولی و دیگر مخالف الرائے مسلمان ان کی مخالفت میں ایک سب انسپکٹر کے تعصب سے فائدہ اٹھا کر آخر اس نتیجے پر پہونچے ہوئے ہیں۔ کہ ایک جمعہ انہیں اور ایک جمعہ احمدیوں کو وہاں نماز پڑھنے کا موقع ملے۔ احمدی ایسے فسادوں کے بانی نہیں ہوتے۔ اور نہ کبھی اس قسم کا کوئی مقدمہ سنا گیا۔ کہ کسی احمدی نے اپنے کسی مخالف الرائے مسلمان کو اپنی مسجد سے نکال دیا ہو۔ یہاں قادیان میں جو سلسلہ احمدیہ کا مرکز ہے اکثر مخالف آتے ہیں اور وہ نماز پڑھتے۔ لنگر خانہ سے کھانا کھاتے ہمارے مہمان خانوں میں آتے اور مخالفت کرتے ہیں۔ مگر ان سے کسی قسم کا کبھی تعرض نہیں کیا گیا۔ اور نہ اس کی ضرورت اور نہ اسلام کی یہ تعلیم۔

اصل بات یہ ہے کہ یہ لوگ جو اپنے آپکو اہل سنت والجماعت کہتے ہیں۔ اگر وہ اہل سنت والجماعت ہوں۔ تو ایسی حرکات ان سے سرزد نہ ہوں۔

**اخراج عن المساجد** کہاں کسی اہل سنت مسلمان کا عمل ہو سکتا ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا طریق کار وہ تھا جو نصاریٰ نجران کیساتھ آپنے دکھایا۔ اور یہاں آمین اور رفع الیدین کے جھگڑوں پر مسجدوں سے نکالنے اور جھگڑے کے مقدمات ہائیکورٹوں تک پہنچتے ہیں۔ اس سے بڑھکر مسلمانوں کے قعر مذلت میں گرجانیکا اور کیا ثبوت ہوگا۔ اور انکے اس تفرقہ اور انتشار کی حالت کو دیکھتے ہوئے کون کہہ سکتا ہے کہ وہ

## ایک جماعت ہیں

اصل بات یہ ہے۔ کہ کوئی جماعت جماعت نہیں بن سکتی۔ جبتک وہ ایک امام کے ماتحت نہو۔ امام کی ماتحتی ہی۔ ایک ایسی شے ہے جو تمام اختلافات کو مٹا کر ایک سطح پر کھڑی کردیتی ہے اور یہ وبال جو مسلمانوں پر آیا ہے اسکی جڑ

## کفر بالامام ہے

مجھے تعجب آتا ہے کہ یہ لوگ جب امام کا انکار کرتے ہیں پھر اپنے آپ کو الجماعت کیوں کہتے ہیں؟ یہ حق اگر کسی کو پہنچتا ہے اور جو بجا طور سے اپنے آپ کو اہل سنت والجماعت کہہ سکتے ہیں

## وہ احمدی ہیں

جن کا امام (خلیفۃ المسیح) زندہ ہے۔ (ایدہ اللہ تعالیٰ) وہ قوم جو کہ لیجر اور منتشر اور پراگندہ ہے اور جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم

کی سنت پر عامل نہیں۔ اور جو زندہ امام کی منکر ہے۔ وہ اہل سنت والجماعت نہیں ہے۔

بہر حال بھیرہ میں جو احمدیوں اور مخالف مسلمانوں کے جھگڑے کا انجام ہوا ہے وہ مسلمانوں کی ذلت اور ادبار کا ایک نمونہ ہے۔ اور اسکا بانی ایک مسلمان کہلانے والا ہے۔

اگر مسلمانوں میں شرم و حمیت مذہب باقی ہے۔ تو وہ اس قسم کی بیہودگی سے باز آئیں اور اخراج عن المساجد کے مسائل کو پارینہ تقویم قرار دیں۔ مسلمانوں میں اتحاد اور اتفاق پھیلانے کے مدعی اور احمدیوں کو قوم میں اتفاق کو توڑنے والے قرار دینے والے ریفارمر ذرا غور کریں کہ بنائے فساد کون پیدا کرتے ہیں۔ کیا کسی احمدی نے کسی ایسے شخص کو جو مسیح ابن مریم کو اپنی غلط فہمی سے زندہ مانتا ہے اور آنے والے مسیح اور مہدی کو خونی یقین کرتا ہے اس اختلاف پر اپنی مسجد سے نکالا ہے؟ کبھی نہیں۔ احمدیوں کی مسجدوں میں شیعہ۔ سنی۔ مقلد۔ غیر مقلد۔ وہابی وغیرہ سب نماز پڑھتے ہیں۔ اور پڑھتے ہیں اور وہ اخراج عن المساجد کو خطرناک اور خزی فی الدنیا کا موجب یقین کرتے ہیں۔ اسکی جڑ یہی ہے۔ کہ وہ ایک امام ان زندہ امام (علیہ السلام) کے ماتحت ہیں۔ اور دوسروں کا کوئی امیر نہیں۔ اور نہ امام ہے۔ اسلام کی اس بیکسی کی حالت پر

## جو رو سکتا ہے روئے

آخر میں ضلع شاہپور کے ذمہ وار افسروں کو میں پھر توجہ دلانا چاہتا ہوں۔ کہ جب تک سب انسپکٹر بھیرہ وہاں سے تبدیل نہیں کیا جاویگا یہ فساد قائم رہے گا۔ اور غریب احمدی اسکی اذیتوں سے امن میں نہیں رہ سکتے۔ اسلئے امن عامہ کے قیام۔ اور ایک غریب قوم کی دستگیری اور حمایت کے لحاظ سے ضروری ہے۔ کہ اسے وہاں سے تبدیل کردیا جاوے۔ اگر اسکو وہیں رکھا گیا۔ تو یقیناً یہ فتنہ بدستور قائم رہے گا۔ آخر میں میں بھیرہ کے احمدیوں سے اظہار ہمدردی کرتا ہوا۔ یہ بات کہنے سے نہیں رک سکتا۔ کہ جس حال میں وہی اہل سنت والجماعت کہلانیکے مستحق ہیں۔ انہوں نے کیوں اس امر پر زور نہیں دیا۔ آیندہ کے لئے ہر ایک جماعت اور ہر احمدی کا یہ فرض ہونا چاہئیے۔ کہ کوئی ایسا معاہدہ کرنے سے پیشتر خلیفۃ المسیح سے مشورہ کرلینا چاہئیے۔ کیونکہ بعض اوقات ذرا سی فروگذاشت سے دین میں حرج واقع ہوتا ہے۔ یا اسکا اثر جماعت پر پڑتا ہے۔ اسلئے کبھی بھی اس اصل اور مقصد کو اپنی نظر سے پرے نہیں کرنا چاہئیے۔ ہمارا کوئی کام جسکا اثر سلسلہ پر پڑ سکتا ہو۔ حضرت خلیفۃ المسیح کے مشورہ اور اجازت کے بغیر نہیں ہونا چاہئیے ❊

بسم اللہ الرحمن الرحیم ۔ نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم

# ایک مٹھی آٹا

"صدقہ رد بلا" ایک مشہور اور عام طور پر زبان زد خلائق کلمہ ہے جو حضرت خاتم النبیین، رسول رب العالمین، شفیع المذنبین، سید الخلق سرور عالم کی ایک حدیث الصدقۃ تطفی غضب الرب کا ترجمہ ہے غرض یہ ایک مسلم اور متفق علیہ مسئلہ ہے۔ کہ صدقہ اور خیرات بڑی در باریک رنگ میں صدقہ کنندہ کے حق میں مفید اور بابرکت ہوتا ہے صدقہ کبھی انسان کے آنے والے مخفی مشکلات اور مصائب کے واسطے سپر ہو جاتا ہے۔ اور کبھی روحانی اور جسمانی مراحل کمال کے طے کرنے میں انسان کیواسطے عصا کا کام دیتا ہے اور اللہ کیواسطے کافی اور مفید زاد راہ ہو جاتا ہے۔ اور کبھی بظاہر لاینحل پیچیدگیوں اور ظلمات کی گھٹا ٹوپ اندھیری اور ابر آلودہ راتوں میں انسان کیواسطے نور ہدایت ہو کر اسکی رہبری کرتا ہے۔

## حضرت خلیفۃ المسیح رض

اکثر اپنے درس اور وعظوں میں ایک مفید نتیجہ خیز۔ اور پر مغز حکایت بیان فرمایا کرتے ہیں۔ اور وہ یہ ہے۔ کہ ایک بزرگ جو کہ بڑے باخدا اور کامل انسان تھے۔ انکا یہ دستور تھا۔ کہ وہ اکثر اپنے شہر کے امرا کے ہاں چلے جاتے اور انکا سو میدوں کا سوال کرتے مثلاً آج ہمیں ایک یا دو کی سخت ضرورت ہے۔ آپ دے ہی دیں۔ انکی وجاہت اور ایسی خفیف سی رقم لوگ عموماً انکو دے ہی دیا کرتے تھے۔ انکا یہ کام تھا۔ کہ ان کو لیکر باہر نکلے۔ اور کوئی محتاج سائل نظر سامنے آیا۔ تو جو کچھ لایا اسکو دیدیا۔ انکے کسی مرید یا شاگرد کو انکے اس طرز عمل کی خبر ہو گئی۔ کہ پیر صاحب لوگوں سے سوال کیا کرتے ہیں اور وہ بھی نہایت ایک حقیر سی رقم کا۔ وہ اس ٹوہ میں لگ گیا۔ خدا کی شان ایکدن وہ شاگرد اس مطلب کیواسطے انکے پیچھے ہو لیا۔ مگر انکو خبر نہ تھی۔ چنانچہ انہوں نے ایک شخص سے سوال کیا اس نے انکو جھڑک دیا۔ اور نہایت ترش روئی کی۔ مگر آخر انکے اصرار اور الحاح سے اس نے کچھ پیسے ان بزرگ کو دے ہی دیئے شاگرد یا مرید جو کچھ ہی کر رہا تھا۔ اسکو یہ امر نہایت شاق گذرا اور پھر یہ معلوم کر کے کہ وہ پیسے انہوں نے باہر نکلتے ہی ایک سائل کو دیدئے ہیں۔ جو کہ ایسی لجاجت اور ایک طرح کی بے شرمی سے انہوں نے حاصل کئے تھے۔ انکی حیرت اور بھی بڑھ گئی اور اس راز اور حقیقت کے معلوم کرنے کے لئے اور بھی خواہشمند ہوا +

وہ بزرگ جو کہ اس کے پیر و مرشد یا استاد تھے۔ اپنے مکان پر پہنچے تو اس نے اس راز کی عقدہ کشائی چاہی۔ اور سارا ماجرا بیان کر دیا۔ کہ میں بھی انکے ساتھ ساتھ ہی تھا۔ آپ میرے واسطے اس عقدہ کو حل فرما دیں۔ کہ یہ کیا بات ہے کہ آپ ایسے بزرگ پاک نفس۔ خدا رسیدہ انسان اس طرح کی ذلت گوارا کریں اور پھر اس کے نتیجہ سے کوئی ذاتی فائدہ بھی نہ اٹھائیں اور ایسا ایک عبث فعل کریں۔ یہ آپ کی شان کے شایاں نہیں۔ آپ مہربانی فرما کر مجھ پر یہ عقدہ کھول دیں۔ اور اس راز سے مجھے آگاہ فرما دیں۔ وہ بزرگ اس کی اس رسوائی پر بہت متعجب ہوئے۔ اور اپنے افشائے راز ہو جانے سے بہت گھبرائے . . . . . . . آخر اس کے اصرار کی وجہ سے اس سے یوں مخاطب ہوئے:

"دیکھو میں اس شہر میں رہتا ہوں۔ اور یہ لوگ میرے اہل شہر ہیں۔ اور اس کی وجہ سے میرے ہمسایہ ہونیکا حق رکھتے ہیں۔ شریعت الٰہیہ نے جہاں جہاں حق اللہ کی ادائیگی کے واسطے تاکیدی احکام نافذ فرمائے ہیں۔ وہاں حق العباد کا ادا کرنا ایک بہت بڑا معیار دین و ایمان قرار دیا ہے۔ اور پھر حق ہمسائیگی کی اور بھی خصوصیت بیان ہوئی ہے۔ لہذا ان لوگوں کے بوجہ میرے ہمسایہ ہونیکے مجھ پر بہت سے حقوق واجب الادا ہیں۔ سو ان حقوق کی ادائیگی اور سچا آدمی بننے کے لئے میں نے یہ راہ اختیار کی ہے +

تم جانتے ہو کہ انسان ایک کمزور اور ضعیف الخلقت ہستی ہے اور اس سے کمزوریاں سہو۔ نسیان کوتاہیاں اور غفلتیں ہو ہی جاتی ہیں خصوصاً یہ لوگ جو بڑے بڑے امرا اور رؤسا ہیں۔ یہ تو ایسی غفلتوں میں اکثر مبتلا رہتے ہیں۔ اور ہر کمزوری یا غفلت کا لازمی نتیجہ کچھ دکھ۔ درد۔ بیماری یا مصیبت نیز ہوتا ہے۔ پس میں نے انکی حالت پر رحم کھایا۔ اور انکی ہمدردی نے مجھے اکسایا۔ کہ میں ان سے کچھ لیکر غربا فقرا۔ اور مساکین کو دوں تا وہ صدقہ انکی بعض غفلتوں کی تلافی کرتا رہے۔ اور ان پر آنیوالے مشکلات کے لئے وہ صدقہ سپر ہو جایا کرے میں ان سے کچھ نہ کچھ گاہ گاہ وصول کر کے محتاجوں کو دیدیا کرتا ہوں اور خدا سے انکے واسطے التجا اور دعا کیا کرتا ہوں کہ تو ان کی حالت پر رحم فرما۔ اور یہ صدقہ انکی طرف سے تو خود قبول فرما کیونکہ تو بڑا ہی رحیم کریم ہے"

**صاحبان** - یہ کوئی ناول نہیں اور نہ ہی مصنوعی اور بناوٹی قصہ کہانی ہے۔ بلکہ یہ ایک سچے واقع کا بیان ہے +

**حضرات بزرگان قوم** - یہ تمہید میں نے جس غرض کے لئے اٹھائی ہے اور آپکی توجہ کو اس طرف مبذول کرانا چاہا ہے۔ وہ آپ سے پوشیدہ نہیں آپ سمجھ ہی گئے ہونگے۔ میرا آپ سے

### صرف ایک مٹھی بھر آٹے

کا سوال ہے اور یہ بھی کوئی نیا سوال نہیں بلکہ اسی تجویز کی یاد دہانی آپکو کراتا ہوں۔ جو **سیالکوٹ** کی نہایت سرگرم۔ جوشیلی اور سابق بالخیرات جماعت احمدیہ نے کئی سال گذرے قوم کے سامنے پیش کی تھی۔ چنانچہ انہوں نے خود اسکا عملی نمونہ بھی دکھایا۔ اور غالباً وہ ابتک بھی اس تجویز پر کاربند ہیں +

**مانا** - کہ آپ پر بہت سے چندوں کے بوجھ ہیں۔ اور یہ بھی سچ ہے۔ کہ آپ کسی دینی چندہ میں کبھی بھی پیچھے نہیں ہیں۔ اور ہر قومی کام میں اپنی بساط سے بڑھ چڑھ کر ہی قدم مارتے ہیں۔ پس ایسی ایک نیکی کی حریص اور خدا کی راہ میں مال و جان سے تیار و کمربستہ قوم سے مجھے اپنے سوال میں ناکامی اور مایوسی کا ہرگز ہرگز وہم بھی نہیں ہے +

**صاحبان**۔ فرائض کیساتھ کچھ سنن موکدہ غیر موکدہ اور کچھ نوافل بھی لگائے گئے ہیں۔ وہ اسی لئے نہیں ہیں۔ کہ فرائض میں کمی کر دیجاوے یا نعوذ باللہ فرائض خدا کے حضور مقبول نہیں ہیں۔ بلکہ وہ فرائض کی تکمیل کے واسطے ہیں۔

پس جہاں آپ خدا کی راہ میں اس کے دین کی تائید اور نصرت کیلئے اور چندوں میں شامل و شریک ہیں۔ وہاں اس نفل کو بھی خدا کی رضا کیلئے اپنے اوپر لازم کر لیں خدا کی راہ میں صدق اور اخلاص سے نکالی ہوئی ایک مٹھی اجر کے لحاظ سے بعض اوقات احد پہاڑ سے بھی بڑھ سکتی ہے گھر کے روزمرہ دو وقتہ کھانے میں سے آٹا گوندھتے وقت ایک مٹھی بھر آٹا صبح و شام کو نکال کر ایک الگ برتن میں جمع کرتے جانا بظاہر کوئی بڑا کام نہیں اور نہ ہی یہ کچھ حیرت کی بات ہے۔ مگر التزام اور تعہد سے اگر یہ کام تمام قوم میں جاری ہو جاوے تو سلسلہ حقہ کی اہم ضروریات میں سے کم از کم وہ ضرورت جسکی طرف حضرت اقدس علیہ الصلوۃ والسلام کی خاص توجہ تھی۔ اور جسکی اہمیت کا صرف اس سے پتہ لگ سکتا ہے کہ حضرت اقدس مسیح موعود مہدی مسعود نے اسکا تمام انتظام آخری وقت تک اپنے ہاتھ میں رکھا اور حضور علیہ السلام کو اسکی طرف خاص التفات تھی۔ اور پھر اب آپ کے وصال اور رجوع الی اللہ کے بعد حضرت خلیفۃ المسیح رضی اللہ عنہ کو بھی اسکی طرف خصوصیت سے توجہ ہے۔ اور اس کے واسطے آپ کو خاص فکر ہے۔ یعنی **لنگر خانہ** کے تمام اخراجات صرف **قوم کے اس مٹھی بھر آٹے** ہی سے انجام پذیر ہو سکتے ہیں۔ کوئی صاحب یہ خیال نہ فرما دیں۔ کہ ایسی ذلیل سی چیز سے کیا ہو سکتا ہے یا ایک مٹھی بھر آٹا کیا بنا سکتا ہے صاحبان! دانہ دانہ شود انبار۔ اور قطرہ قطرہ شود دریا۔ یہ بھی سچے مقولے ہیں اور روزمرہ کے مشاہدات ہیں۔ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے وہ مٹھی بھر جو وہ بازاروں میں محنت مزدوری کی کمائی میں سے دیا کرتے تھے۔ وہ خدا کی نظر میں کیسی مقبول ہوئیں۔ اب بھی وہی خدا ہے اور خدا کے فضل سے ویسا ہی وقت۔ چاہیے نیت اخلاص صدق اور ثبات۔ ایسے کاموں میں تھوڑے اور بہت کے سوال کو درمیان سے اٹھا دینا چاہیے۔ اور جو ہو سکے خدا کی راہ میں خرچ کرنا چاہیے۔ دشمن اور منافق تو اسوقت بھی اعتراض کیا ہی کرتے تھے۔ مگر کیا صحابہ رضوان اللہ علیہم اجمعین۔ انکے اعتراضوں کے خیال سے نیکی کرنے سے رک گئے تھے؟ ہرگز نہیں۔ التزام استقلال اور مداومت علیہ نیکی خدا کو پسند اور منظور ہوتی ہے +

پس احمدی قوم کے تمام ارکان اور افراد سے یہ عرض ہے کہ اس مضمون کے پڑھنے کے بعد اپنے گھر کی منتظمہ نیک دل۔ پاک نفس۔ بیبیوں خاتونوں اور خادماؤں کو اسکی نسبت تاکید کر دیں۔ کہ التزام سے دو وقتہ آٹے میں سے ایک مٹھی بھر آٹا الگ رکھ لیا کریں اور وعظ اس امر کو اچھی طرح سے ثابت انکے دلوں میں جانشین کر دیں۔ جو ایسے کام پر انکو اللہ کے حضور سے ملیگا۔ ہر جگہ کی مقامی احمدی انجمن کا یہ فرض ہوگا۔ کہ وہ ایسے آٹے کو ہفتہ وار تمام احمدی احباب کے گھروں سے جمع کرا لیں۔ یا خود بخود تمام احمدی جمعہ کے دن جب نماز جمعہ کیواسطے جمع ہوں آٹا بھی ہمراہ لیجاویں اور اس طرح سے تمام آٹا ہفتہ وار جمع ہو جایا کرے اور اسکو فروخت کر کے اسکی رقم ہو اور یا جیسا کہ مناسب سمجھا الگ اس نام سے کہ یہ رقم

### ایک مٹھی بھر آٹے

کی ہے۔ دارالامان میں بھیجدیا کریں +

صاحبان آخر میں پھر میری یہی عرض ہے کہ اس کام میں تساہل نہ کیا جاوے اور نہ اسکو ہلکا سمجھا جاوے۔ بلکہ اس سہل الحصول اور کثیر الفوائد والبرکات کام میں خاص التزام اور توجہ سے کام کریں۔ اور صاحب ان احباب جو کہ دینی ضروریات کے واسطے اپنے اندر ایک سچا جوش اور تڑپ رکھتے ہیں وہ دوسرے احباب میں اس قسم کی تحریکات کریں۔ اور تکلیف اٹھا کر بھی اس کار خیر کو جاری کریں ایک چھوٹا سا فائدہ اور کم از کم کام جو اس تحریک پر عملدرآمد کرنے سے ہو سکتا ہے وہ یہ ہے۔ کہ لنگر خانہ کے تمام اخراجات اس رقم سے پورے ہو سکتے ہیں اگر یہ تجویز تمام قوم میں جاری ہو جاوے۔ پس اس سے آپ خود سوچ سکتے ہیں کہ کیسے

[illegible] +

# مُراسَلات

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم نحمدہ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم
اللّٰھم صل علیٰ محمد وعلیٰ آل محمد وعلیٰ خلفاء محمد وبارک وسلم انک حمید مجید

## اوم ست تت

آریہ گزٹ مورخہ ۱۱-۱۷ دسمبر ۱۹۰۵ صفحہ ۲ پر ایک مضمون زیر عنوان "پیشگوئی از حضرت محمد صاحب (صلی اللہ علیہ وعلیٰ خلفاءہ وسلم) کسی گھنشیام گھیوت آریہ پٹیالوی" کی طرف سے شائع ہوا ہے جس میں مضمون نویس نے خواہ مخواہ اپنی پردہ دری کر کے مخلوق کو بنایا ہے۔ معلوم ہوتا ہے۔ کہ صاحب موصوف کسی اوباش سوسائٹی میں بیٹھنے والے ہیں جن کو "مذہب" کے معنوں سے بھی مس اور علم نہیں ہے۔

مضمون نویس لکھتا ہے کہ میں کتاب مسائل العیدین مصنفہ مولوی محمد صالح صاحب صوفی پڑھ رہا تھا جس میں یہ عبارت درج تھی۔ اس کے آگے تھوڑی سی عبارت دیباچہ کتاب سے نقل کر کے تمسخر اڑایا ہے جس میں حضرت سرور کائنات کی نسبت پیشگوئی تھی کہ لوگوں پر ایک زمانہ ایسا آئیگا۔ کہ نہیں باقی رہیگا۔ اسلام سے مگر ایک نام اسکا اور نہ باقی رہیگی قرآن سے مگر رسم اس کی۔ مسجدیں انکی آباد ہوں گی۔ مگر ہدایت کے نہ ہونیسے خراب علماء مسلمانوں کے بدترین خلائق کے نیچے آسمان کے ہونگے۔ انہیں کے پاس سے فتنہ اٹھیگا۔ اور انہیں ہی میں بیٹھیگا۔" اس مضمون پر راقم مضمون آریہ اپنی سادہ لوحی سے ہنسی کرتا ہے۔ اور نہیں جانتا۔ کہ آج سے ۱۳۰۰ سو برس پہلے کا اُس پاک وجود کا کلام کیسے لفظ بلفظ پورا ہو رہا ہے۔ اور اسلام میں صلاحیت کے ہونے اور اسکے ہمیشہ تا قیامت رہنے کا ثبوت دے رہا ہے بیچارہ سادہ مزاج معترض ان باتوں سے محض نا آشنا ہے۔ وہ کیا سمجھ سکتا ہے۔ کہ پیشگوئی کیا ہوتی۔ اسکے وہم میں پیشگوئی اسکا نام ہے کہ نجومی کچھ حساب لگا کر ٹل مار دے۔ کہ کل بارش ضرور ہوگی۔ اور آسمان بادل کا نام بھی نہ ہو۔ اور اس کا نام انہوں نے غیب دانی رکھا ہے۔ ہمارے اسلام میں اسکو پیشگوئی نہیں کہتے بلکہ پیشگوئی وہ اصطلاح ہے جس کے معنے۔ اس خدا سے جو ان بادلوں کو لانے اور پانی برسانے کا حکم دینے والا ہے۔ جیسا کہ نجومی نے بڑے زور سے دعوے کر دیا ہے۔ لیکن وہ قادر ہے۔ کہ انکو حکم نہ دے اور پانی نہ برسے وہ عالم غیب اپنے بندوں کو اطلاع دیتا ہے کہ اگرچہ اس شخص کے حساب میں لکھا ہے کہ اسکا دامن کہتا ہے۔ کہ بارش نہیں ہوگی۔ اور سچ مچ بارش نہیں ہوئی۔ ایک طرف سائنس دان بڑے زور سے اپنی تمام قوت اور علم خرچ کر کے کہہ رہا ہے۔ کہ آج سے دو سو برس تک سخت زلزلہ نہیں آئیگا۔ مگر خدا اطلاع دیتا ہے کہ بھاری زلزلہ آنے کا۔ اور سچ مچ آ گیا۔ پس پیشگوئی اس کا نام ہے۔ جو خدا کے علم اور منشا سے ہوتا ہے۔

اور ویسا ہی ظہور پذیر ہوتا ہوا ہے۔ اب اسی پیشگوئی کو جو کس صفائی سے ہو رہی ہے کیسا اسلام کی سچائی کا بین اور کھلا نشان ہے ہمارا قرآن ہمکو چھوڑتا نہیں۔ بلکہ وہ ایک مادر مہربان کی طرح ہماری دستگیری کرتا ہے۔ قرآن ہی تھا کہ اگر نہ ہوتا۔ تو آج کشتی اسلام اس زمانہ کی گرداب سے نجات نہ پا سکتی۔ اور ضرور گہرے پانی کی تہ میں ہوتی۔ برخلاف اس کے وید نے تمکو چھوڑ دیا۔ وہ خود ہی بڈھا ہو گیا۔ وہ تمکو کیا دے سکتا ہے۔ اس کی صرف صورت ہی دیکھکر خوش ہو رہنا بے سود ہے پہلوں نے تو بہت کچھ تغیرات کئے اور کیوں نہیں پنڈت صاحب نے بھی بہت کچھ تگ و دو کی ہے۔ ویدوں سے بھی روحانیت نکل چکی ہے۔ اب وہ بالکل ہماری سمجھ میں کبھی کسی کے وہم و گمان میں بھی نہیں آ سکتا۔ کہ کوئی آسمانی اور الہامی کتاب ہو کر نیوگ سا گندہ مسئلہ سکھا دے۔ مگر بات یہ ہے کہ ان لوگوں نے خدا پرستی کو چھوڑ کر انسان کی پوجا شروع کر دی۔ اور مذہبی تعلیم اور خدا اور اس کی صفات کو محدود اور بالکل محدود کر دیا ہے جس سے بہت کچھ فتور پڑ گیا۔ وہ لوگ جو ویدوں کو جانتے تھے۔ انہوں نے اپنی نفس پرستی سے تحریف تبدیل کرنی شروع کر دی۔ اور ان پڑھوں نے ان کی باتوں کو محض حسن ظنی اور اعتقاد سے آمنا وصدقنا کہا جو کچھ ان سادھو پنڈتوں نے اپنے نفس پرستی سے چاہا۔ لکھ لیا۔ اور ان مورکھوں نے اسے وید کی آگیا سمجھ کر بلا چون و چرا قبول کر لیا۔ کیونکہ علمیت تو خاص ہو چکی تھی۔ دوسرے بیچارے صرف مہاراج مہاراج کہنے کو ہی فخر اور مذہب اور عبادت سمجھتے تھے۔ جو کچھ انہوں نے کہدیا قبول کر لیا۔ سادھوں کے قانون جو خلاف فطرت تھے وہ مجبور ہوئے ایسے احکام گھڑے جن سے انکی نفس پروری ہو۔ اور وہ مجبور بھی تھے۔

اب ہم مضمون نویس معترض کے اصل مضمون کی طرف توجہ کرتے ہیں۔ سادہ منش معترض اردو لٹریچر سے بھی شاید پورے طور پر واقف نہیں۔ ہم اُن کو صرف ان کے پیش کردہ مضمون کا ہی مختصراً جواب دیتے۔ امید ہے کہ اُن کی تسلی کا موجب ہوگا۔ اور آئندہ ایسے بے بنیاد اعتراض کرنے سے اجتناب کر کے کارکنوں کے شکریہ کا موجب ہونگے۔ اعتراض اگر کچھ معقولیت ہو تو کچھ مضائقہ نہیں ہم ہر ایک مسلمان ایسے اعتراض سننے اور جواب دینے کے لئے طیار ہیں۔ مگر لچر اور فضول باتوں سے کاغذ سیاہ کر کے دوسروں کو تکلیف دینے سے کچھ حاصل نہیں ہے ہم تو گالیاں بھی سن لیتے ہیں۔ اور آریہ صاحبان بخوبی واقف ہیں کہ ہم خاموشی سے سن سکتے ہیں۔ مگر ہمارے پاس گالیوں کا کچھ جواب نہیں۔ اس میں ضرور ہم کو مات ہے۔

معترض صاحب کے چار اعتراضات ہیں۔ جن پر کے اوپر میں نمبر لگا آیا ہوں۔ اول اعتراض پیشگوئی کی شق اول پر ہے جسپر آپ رقمطراز ہیں کہ جو کوشش بچاؤ اسلام کے لئے جاری ہے۔ وہ خلاف کلام رسول اللہ کیونکہ حضرت محمد صاحب (صلی اللہ علیہ وآلہ وخلفائہ وسلم) نے یوں کہا ہے۔ سچ ہے "کیا آپ کے لیڈنگ ممبر لاجپت رائے" کا کہنا کہ "آریہ سماج کی کشتی منجدھار میں ہے" اگر سچ ہے تو چھوڑ دو۔ اور کوئی کوشش اس کے بچاؤ کے لئے نہ کرو۔ اور کیا منشی رام جھوٹ کہتا ہے۔ آریہ سماج جلد غارت ہو جائیگی کیا دھرمپال کا رونا پیٹنا اس کے لئے دیا سلائی کا کام نہ کرے گا" اگر لاجپت رائے اور منشی رام جھوٹے ہیں تو ضرور ہے کہ آریہ سماج اپنے گھٹنوں پر کھڑی ہو کر گرے۔ وگرنہ آج ہی یہ کشتی ڈوب جائیگی پھر کوئی بچاؤ سماجیوں کو اس کے لئے نہ کرنا چاہئے۔ بلکہ اپنے لیڈروں کے قول کی تائید میں اسکے ڈبانے کے لئے کوشش کرنی چاہئے۔ دراصل یہ سب ناواقفیت کے ہی جھگڑے ہیں۔ اصل مقصد سے دور کہیں۔ مطلب برآری چاہنا مشکل امر ہے کیا ویدوں کی یہی تعلیم ہے۔ کیا وید ویسا ہی سکھاتی ہو؟ مہربانی کر کے بتائیں کہ اس کے معنے کیا ہیں کہ پرمیشور ناف سے دس انگل نیچے ہے۔ سمجھنے والے دور تک پہنچ جائیں۔

اب ہم مختصراً اصل مطلب اس پیشگوئی کا بیان کر کے بتاتے ہیں کہ معترض نے کہاں تک نیک نیتی اور سمجھ سے کام لیکر اپنا قلم چلایا ہے۔ پیشگوئی کے معنے اوپر بیان کر آیا ہوں۔ جس کی یہاں چنداں ضرورت نہیں۔ ہمارے حضرت (صلے اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وعلیٰ خلفاءہ وبارک وسلم) نے اس وقت جب کہ اسلام کا ہرا بھرا سرسبز باغ مسلمانوں کے لئے مسرت اور تازگی ایمان کا باعث ہوتا تھا۔ اور کفار کے لئے ہمیشہ روسیاہی اور ناکامی ہوتی تھی۔ اور ہر طرف اسلام کی قبولیت تھی اور اسلام کا خوبصورت ہلال تمام دنیا کے لئے طلوع ہوا تھا۔ اور جس کے لئے بڑی بڑی بشارات تھیں اور اسوقت بھی کامیابی سے خدا اس کی امداد کرتا تھا۔ اور آئندہ کے لئے وعدہ دیتا تھا۔ ایسے وقت میں یہ پیشگوئی کی تھی۔ کہ ایک وہ زمانہ آئیگا۔ کہ ہر طرف سے کوئی کوئی آواز آئے گی۔ اور اسوقت اسلام سے کوئی باقی نہ رہیگا۔ یعنی اسلام پر پورے طور پر کوئی بھی عامل نہیں ہوگا۔ کوئی ایسا نہ ہوگا جس میں کوئی نہ کوئی چوک نہ ہو۔ ہر ایک میں دین اسلام سے فرو گذاشت ہوگی اور وہ وہ وقت ہوگا۔ جب کہ قرآن کے احکام کی پورے طور پر تعمیل نہ ہوگی۔ قرآن کو پڑھتے بھی ہونگے۔ مگر سمجھتے نہ ہونگے۔ جیسا کہ ایک حدیث میں وارد ہے۔ کہ قرآن حلق کے نیچے نہیں اُتریگا۔ بلکہ ظاہری رسم کے طور پر رٹ لینگے۔ نہ لوگ توجہ کریں گے نہ ہی اسپر غور ہوگا۔ جیسا کہ فرمایا۔ اللہ تعالےٰ نے کمثل الحمار یحمل اسفارا۔ کتابیں اور قرآن اس گدھے کی طرح لادی ہوئی ہونگی۔ جو بوجھ میں دبا ہوا ہوتا ہے۔ مگر اس بوجھ سے خود فائدہ حاصل نہیں کر سکتا۔ گدھے پر اگر بہت سے کتب لاد دی جاویں تو وہ مولوی نہ ہو جائیگا۔ بلکہ گدھا ہی رہیگا۔ ایسا ہی بہت سی کتب پڑھ لینے سے عالم نہیں ہو جاتا۔ جب تک کہ اُن پر عمل نہ کرے اگر عمل نہ کرے تو کچھ نہیں۔ بلکہ اس سے تو جاہل بے علم اچھا ہے جسکو نہ علم ہے۔ نہ عمل سے

خر عیسےٰ اگر بمکہ رود
چوں بیاید ہنوز خر باشد

کہ جانے سے گدھا حاجی نہیں ہو سکتا۔ وہ تو گدھا ہی رہیگا۔ اس آیت میں اللہ تعالےٰ نے اسوقت کے مسلمانوں کی مثال یہودیوں کی دی ہے۔ کہ جیسے یہودیوں کے عالم ربی بہت کر

کتب پڑھکر اپنے کو عالم کہتے تھے۔ اور عمل بالکل نہین کرتے تھے۔ وہی حال اسوقت کے مسلمانوں کا ہوگا۔ جیسا کہ ایک حدیث شریف مین بہی آیا ہے کہ اسوقت کے مسلمانوں کی حالت بالکل یہود سے مشابہ ہوگی۔ کہ اگر ایک یہودی نے اپنی ماں سے زنا کیا ہے۔ ضرور ہے تو اسکو بہی کرے۔ اور اسوقت مسجدین تو آباد ہونگی۔ مگر رسم ہی باقی رہے گی۔ ایمان کے نہ ہونے سے خالی ہونگی۔ کیونکہ ان مین ہدایت نہ ہوگی۔ گمراہ ہونگے۔ اسوقت نمازین بہی ہونگی۔ اذانین بہی جماعت بہی۔ غرض سب کچھہ ہوگا۔ مگر ہدایت نہ ہوگی۔ جیسا کہ اس زمانے مین ہے۔ اور علماء بدترین خلایق سے ہونگے۔ تو آجکل کے علماء کی حالت سے کون واقف نہین ہر ایک جانتا ہے جس سے آنحضرت صلعم کی یہ پیشگوئی صادق آتی ہے۔ اور یہی ہین جن سے فتنہ اٹھا۔ کیونکہ جب سے یہ خود وہ کام نہین کرتے۔ جن کے لئے دوسرون کو نصیحت کرتے ہین۔ تو دوسرون پر ایسی نصیحت کا کیا اثر ہوسکتا ہے۔ ؎

واعظان کین جلوہ بر محراب و منبر میکنند
چون بخلوت می روند۔ آن کار دیگر میکنند

جب دوسرے انکو ایسے افعال شنیع کے مرتکب دیکھتے ہین تو خود ہی کرنے لگتے ہین۔ چونکہ اُن کے دل مین ان کی عظمت ہوتی ہے۔ اس عظمت سے وہ اس برائی کو برائی نہین سمجھتے۔ بلکہ حسن ظنی اور نیک اعتقاد کی وجہ سے اچھا ہی سمجھہ لیتے ہین بعض اُن سے سمجھہ جاتے ہین۔ کہ ایسے عالم پرہیزگار کرین۔ تو ہم کیا ہین۔ جو اُن سے بڑھکر پرہیز اور اتقا کر سکتے ہین۔ اور اکثر اوقات بعض باتین انسانی طاقت سے بالاتر بہی جاتے ہین۔ کیونکہ مولوی تو اُن کے لئے ایک مجسم نعیت ہوتے ہین۔ وہ خیال کرتے ہین۔ کہ یہ اسلام اور دین کا پورا نقشہ ہین جو یہ کرتے ہین حق اور راست کرتے ہین۔ اور قرآن اور بانی اسلام علیہ الصلوٰۃ والسلام کے منشاء کے مطابق کرتے ہین۔ اور علماء فی زمانہ دنیا کے ساتھہ دین کو بہی لگائے رکھنا چاہتے ہین۔ مگر ناممکن بات اللہ تعالیٰ کب پسند کرتا ہے کہ ایسا مشترک ہو ؎

ہم خدا خواہی وہم دنیائے دُون۔
این خیال است و محال است و جنون

پس وہ دین کو دنیا سے لائے رکھنا چاہتے ہین۔ مگر چونکہ یہ ناممکن ہے۔ وہ دین کو چھوڑ دیتے ہین۔ اور دنیا کی لذتوں عیشوں اور آرامون کو دیکھکر اس کی طرف جھک جاتے ہین۔ تب دین اسلام یتیم اور بیکس کی طرح ہوگا۔ ان سب کے بعد اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے اپنی طرف سے ایک مرسل کو مبعوث فرمائیگا۔ جیسا کہ اسکا قاعدہ اور عادت ہے کہ جب گرمی حد درجے کی حدت کو پہنچ جاتی ہے۔ اور زمین التہاب ہو جاتا ہے۔ اور تمام درخت مرجہا جاتے ہین۔ اور تمام پودے سوکھنے کو ہو جاتے ہین۔ اسوقت اللہ تعالیٰ پانی برساتا ہے اور تمام پیاسی زمین کو سیراب کرکے زندگی بخشتا ہے۔ ایسا ہی قانون قدرت کے مطابق اللہ تعالیٰ جبکہ دنیا مین تباہی پہیل جاتی ہے۔ اور تمام اقسام کی برائیان پہیل جاتی ہین۔ اور قسم قسم کے گناہ اور فسق و فجور ہونے لگتے ہین اور خدا کا نام دنیا سے مفقود ہونے کو ہوتا ہے۔ اور لوگ خدا کو بہول جاتے ہین تب خداوند خدا پرشور سرچشمہ کسی مجدد یا مصلح کو مبعوث فرما کر دنیا کو روحانیت کا پانی برسا کر سیراب کرتا ہے اور اس اپنے پاک نبی اور مرسل کے ذریعہ سے دنیا کو تمام بدیون سے پاک کرکے اپنے فیضان سے سرشار کرتا ہے دنیا چنانچہ پہر اس سرسبز ہوتی ہے اور بہت سی خوشگوار پہلدار شاخین نکلتی ہین۔ اور پہر وہ علماء اس فتنہ کو بٹہا دیتے ہین۔ اور پہر اسلام ہرا بہرا ہو جائیگا۔ اور خدا کا نام بڑے زور شور سے لیا جاتا ہے اور تمام اطراف سے کفر اٹھہ جاتا ہے اور ایمان کی خوشگوار سٹیشن مومنوں کے دلوں کو فرحت پہنچاتی رہتی ہین جس سے انکی زندگی دایمان، کی تازگی ہوتی رہتی ہے بالآخر ہم ایک باریک نکتہ بیان کرکے معترض کے شکوک کو رفع تمسخر کو در گذر۔ اور اسکی ایسی خوشی کو جو اُسے اس پیشگوئی سے اپنی کم علمی کی وجہ سے ہوئی۔ پامال کرکے انکو بتلاتے ہین جیسا کہ وہ سمجھا ہے۔ کہ اب قریب ہی وہ دن ہے کہ اسلام نابود ہوتا ہے۔ اور اسکے بعد ہم مزے لوٹیں گے۔ خوب نیورگ ہوگا۔ مگر یاد رہے کہ اسلام کبہی بہی نابود نہین ہوسکتا۔ یہ اسلام کا نورانی چہرہ ہمیشہ درخشاں رہیگا۔ اور ہمیشہ اپنے معتقدین کو نامنزد و بامراد اور کفرین کو نامراد و خائب و خاسر کرتا رہیگا۔

معترض آریہ اگر تہوڑا سا بہی غور کرتا اور سمجھہ سوچکر اور کچھہ آگا پیچھا دیکھکر تامل سے کم از کم کل کتاب کو دیکھکر ہی اپنا قلم کسی کے لئے خنجر کند کی طرح اٹھاتا تو وہ ضرور سمجھہ جاتا۔ کہ اسکے کیا معنے ہین۔ جلد بازہ آریہ کیا ہمکو بہی خدا کا ایسا ہی معتقد جانتا ہے۔ جیسا کہ وہ خود ہے یاد رہے کہ ایسا نہین ہے۔ ہم خدا کو حمید صفات اور اسماء حسنہ سے موصوف سمجھتے ہین۔ سو وہ مخرج الحی من المیت اور مخرج المیت من الحی ہے۔ اسلام کی سچائی کے لئے صرف یہی پیشگوئی کافی ہے کہ اس مین اول تو ایک ایسی خبر دیگئی ہے۔ جسکا کہ کسی فرد کو وہم و گمان بہی نہ تہا اور نہ ہی کیونکر ہوسکتا تہا۔ پہر ایک اس مین بشارت دیدی۔ تاکہ محبوبان خدا سنکر محزون نہ ہوجاوین کہ اگرچہ وہ زمانہ ایسا ہوگا کہ نام کو ہی اسلام ہوگا۔ اور رسم ہی ہوگی ہدایت نہ ہوگی اور سب سے بڑہکر بات یہ کہ علماء فتنہ انگیز ہونگے مگر یہ بہی بتادیا۔ کہ علماء سے ہی یہ فتنہ دور بہی ہوجائیگا۔ جو صاف کما ارسلنا الیٰ فرعون رسولا۔ وعد اللہ الذین اٰمنوا و عملوا الصّٰلحٰت لیستخلفنھم فی الارض کما استخلف الذین من قبلھم کی طرف اشارہ ہے یعنی جب ایسی حالت ہوگی۔ تو حسب قانون قدرت اللہ تعالیٰ نے جسطرح یہود یون کی ہدایت کیلئے حضرت موسیٰ کے بعد خلفاء آتے رہے ایسا ہی اسلام مین بہی اللہ تعالیٰ ان مین سے نیک افراد کو ایسی خدمت سپرد کریگا اور ان سے تجدید دین کا کام کرائیگا۔ پس فطرت اللہ کے مطابق جیسا جیسا وقت اور ضرورت تہا۔ ہر صدی پر مجدد آئے اور اپنا کام کرکے چلے گئے۔ اور جیسا کہ چودہوین صدی موسوی پر ایک نبی آیا تہا اور اسلئے آنحضرت نے اس آخری مجدد کو نبی اللہ لکہکر یاد فرمایا ہے۔ اور اسکو اپنے سلام سے بہیجکر معزز و ممتاز فرمایا ہے۔ وہ خدا کا رسول ہم تم سب کو پہنچتے ہوئے اپنا کام کرکے اپنے مولا کریم سے جا ملا ہے جسکا نام نامی حضرت میرزا غلام احمد قادیانی ہے اللّٰھم صلّ علیٰ محمد و علیٰ اٰل محمد و علیٰ خلفاء محمد و بارک وسلم انک حمید مجید۔ جو مسیح موعود و مہدی مسعود و امام الزمان تہا۔ حضرت موصوف کی وفات پر جیسا کہ سنت اللہ ہے مخالفون نے بہت سے بے بنیاد اعتراض کئے ہین۔ مگر چونکہ بہت سے بزرگان نے مفصلاً اور مجملاً ہر طرح سے جوابات کافی و شافی دیدئے ہین۔ اور نہ اسمین کوئی اسبات پر اعتراض ہے۔ اسلئے اس سوال کو چہیڑنے کی ضرورت نہین۔ سو انہون نے اس آگ کو بجہا دیا ہے۔ اور جیسا کہ آگ کے بجہنے کے بعد دہوان نکلتا ہے۔ اور گو ابہی وہ دہوان آگ ہی سے بنا ہے۔ مگر حضرت اس آگ کو ایسا بجہا یا ہے۔ کہ کچھہ ہی باقی نہین چہوڑا۔ جس سے پہر اشتعال ناممکن ہے اگر کچھہ دہوان ہے تو یہ دہوان مولویوں (علماء) میں بیٹھیگا۔ جیسا کہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی پیشگوئی ہے۔ علماء ریاد ہوان یا دوسرے لفظوں مین فتنہ دو طرح سے بیٹھیگا ایک تو وہ خود اپنے افعال شنیع کو ترک کرکے عامل با شریعت ہو جائینگے اور دوسرے وہ اپنی مخالفت اور موت وغیرہ سے۔ مخالفت اور موت سے بہی کئی فائدے اسلام کو پہنچتے ہین جیسے کہ ایمان لانے سے بڑے فائدے ہوتا ہے۔ اسی طرح سے مخالفت سے ایک تو تشہیر اور تبلیغ عام ہو جاتی ہے۔ دوسرے سعید الفطرت اس مخالفت سے فائدہ اٹہا دیتے ہین۔ اور وہ تلاش مین ہوجاتے ہین اور آخر حق پالیتے ہین۔ اور موت سے ایک تو انکا جہوٹا ہونا ثابت ہوتا ہے اور دوسرے امتیاز حق بہی کرلیتے ہین۔ اور ہدایت کو قبول کرلیتے ہین۔ اور جو رخنہ اندازی وہ کرتے ہین۔ اگرچہ وہ اللہ تعالیٰ کے مقابل مین کچھہ بہی نہین ہوتی۔ تاہم خدا اس تہوڑے سے بہی نقصان کو دور کردیتا ہے اور پہر کوئی روک سد راہ نہین رہتی۔ ظاہر ہے کہ یہ آخری زمانے کیلئے پیشگوئی تہی۔ اور اسمین آخری زمانے کیلئے حالت بتائی گئی تہی جس مین کہ اسلام کی حالت بتا کر اور پہر اسکے زندہ کرنے کی نسبت وعدہ دیکر بتایا تہا کہ اسلام کبہی بہی نیست و نابود نہین ہوگا۔ بلکہ جو کچھہ تہوڑی سی اسمین کمی پڑجائیگی وہ پہر بالکل دور ہوکر بہت ترقی ہو جائیگی۔ اور ہر طرف اسلام ہی اسلام کا ڈنکا بجیگا اسلام سورج ہے اور کون ہے جو اسکی طرف نظر اٹہائے۔ اور اسلام شمس نصف النہار ہے۔ جو اسکی طرف آنکہ اٹہائیگا وہ اسکا خمیازہ خود بہگتیگا۔ +

ہم نے مجملاً مختصراً جواب معترض موصوف کا اپنے وعدے کے مطابق انکے اپنے مرقومہ عبارت سے اسکی تشریح کرکے دیدیا ہے۔ امید ہے۔ کہ آریہ صاحب کی تشفی کا باعث ہوگا۔ دراصل اتنی مدت ہم انکے وعدے کے مطابق انتظار مین رہے کہ مسٹر گہیوت نے لکہا تہا۔ کہ آئندہ جو حکم حضرت محمد صاحب ملیگا۔ وہ بہی پیش کرونگا۔ مگر اتنک قریب دو ماہ کے عرصہ گذر چکا ہے خیال تہا۔ کہ دیکہئے دیباچہ کے ہی اعتراض شروع ہین تو آئندہ دیکہین مگر یا تو ابہی تک وہ کتاب ہی ختم نہین ہوئی اور یا کہین آپکی خواہش پوری نہین ہوئی۔ جو کسی طرح سے کوئی اعتراض اسلام پر ہوتا۔ مگر اتنک کوئی مضمون آپکی طرف سے شایع نہین ہوا۔ لہذا بہت انتظار رشید کے انکی خدمت مین کچھہ عرض کیا آخر مین ہم مسٹر گہنیا لعل صاحب گہیوت آریہ سے درخواست کرتے ہین۔ وہ مہربانی کرکے ان تعصبانہ خیالات کو چہوڑ دین۔ مسلمان تو دانت کہٹے کردیتے ہین۔ اور کسی کام کا نہین چہوڑتے۔ اب وہ زمانہ نہین رہا جنگ و جدال ہو چکے۔ اب صلح کا زمانہ آگیا۔ دیکہہ لو انسانوں کی تگ و دو کیا کرلیا۔ کتنی کچھہ ترقی کی یا کسقدر پیچہا دیکہا جیتنے والے جیتے گئے اور بہت آگے نکل گئے اب تمہاری مجال نہین کہ اس اوج کو پہنچکر پہر ایکبار ان سے سامنا کرو۔ اگر کچھہ ہندو مذہب مین سچی ہی بات تہی ہی تو وہ آپ لوگوں کی مہربانی سے صاف ہوگئی۔ چلو ہم تمکو صلح کا پیغام دیتے ہین غنیمت جانو اور اپنا پیچہا چہوڑاؤ۔ دیکہو ہمارا مسیح تمکو پیغام صلح دے چکا۔ اسکو غور پڑہو۔ اور اسپر عمل کرو گورنمنٹ سے ناحق چہیڑ چہاڑ مت کرو۔ گورنمنٹ کو چہیڑنا کانٹوں کی جہاڑی مین کودنا ہے۔ اور نافرمانی اللہ رہی اب ہی باز آؤ معافی مانگ لو۔ ملک پر قربان ہونا اور سیکرفائس کے یہ معنے نہیں جو تم سمجھے رہو۔ یہ لفظ تم نے اسلام سے ہی سیکہا ہے اسکے معنے بہی سمجھکر سیکرفائس سکرفائس گاتا گانا ہی تہا اس حرکت سے جو تم کررہے ہو۔ سراسر ملک کا ہی نقصان ہے۔ غدر ۱۸۵۷ء کے بعد تمنے کتنے عرصہ تک ہندوستان کو پستی مین ڈالے رکہا اور اب پہر جو شروع کیا ہے۔ اسکا یہ مطلب ہے۔ کہ اب ہمیشہ کے لئے ہندوستان کو پستی کے سمندر کی تہ مین جا بیٹہے جہاں سے پہر نکلنا ناممکن ہو جاوے۔ جانے دو۔ ان کرتوتون سے کچھہ فائدہ تمنے سودیشی سسٹم کو کیا پایا۔ جو تمہارا کام ہی تہا۔ اور کیا کرگئے جو کچھہ تمہارا تہی نہین۔ تجارت مین تو پہر بہی بہت کچھہ سستی رہی ہے۔ سودیشی سسٹم کرہی علیحدہ

# اصلی ہیرا اور ہیرے کا سرمہ

اصلی ہیرا۔ جو آج کل بازار میں ... تولہ پر فروخت ہوتا ہے اور ہیرے کا سرمہ دو روپیہ تولہ پر فروخت کیا جاتا ہے میرے پاس موجود ہیں اسکے لئے لمبے چوڑے سرٹیفکیٹ پیش کرنا نہیں چاہتا۔ اسکے کرامات ... درج ہو چکے ... حضرت حکیم الامت اور دیگر بزرگان ... اصلی ہیرا ... کرکے خود خرید فرماتے ہیں عام اگر ... کیلئے اصلی ہیرا جو ... تولہ ... اصلی سرمہ ہیرا ... تولہ پر فروخت کرتا ہوں۔ اور اسکے ساتھ ہی یقین دلاتا ہوں کہ ... اس اشتہار کے ... زمین ... پائی کے اظہار کیلئے ... ایک ادنیٰ سی ہے۔

نوٹ۔ میری دوکان سے ہر قسم کی ... دکار ... مل سکتی ہے۔

**المشتہر۔ احمد نور کابلی مہاجر قادیان دارالامان**

# سامان ورزش کی رعایتی فہرست

کرکٹ بیٹ ... رسٹی وارکر ... لکڑی ... مینڈل کا کین اور دو ... نہایت پائدار ... قیمت ... کرکٹ بیٹ ... رسٹی وار ... کین ہینڈل ... کے لئے نہایت عمدہ ... کرکٹ بیٹ ... ہینڈل میں ایک ربڑ اور کین ہوگا۔ ... کرکٹ بیٹ معمولی ...

... کرکٹ بیٹ ... اعلیٰ درست ایک ... فٹ بال عمدہ ... اور مضبوط ... نہایت پائدار ... فٹ بال نمبر ...

کرکٹ بال ... نہایت عمدہ اور مضبوط چمڑے کے ... کے ... کرکٹ ... فی ...

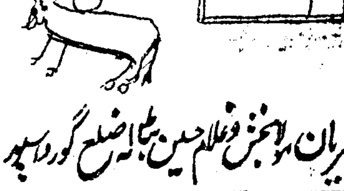
**المشتہر۔ مستری نظام الدین شہر سیالکوٹ**

**سارٹیفکیٹ** السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ مال از قسم ... کرکٹ اور فٹ بال وغیرہ پہنچا۔ ہر طرح سے قابل تعریف پایا۔ ... کم خرچ بالا نشین کا مصداق پایا ہوں۔

**نیاز مند۔** ... ہیڈ ماسٹر مڈل سکول ... کانگڑہ ...

# آٹا پیسنے کا خراس

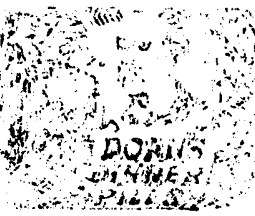
یہ خراس آٹا پیسنے کی مشین تمام ہندوستان میں ملتی ہیں۔ آٹا فی گھنٹہ ... سیر ... جاتا ہے۔ قیمت درجہ اول ... درجہ دوم ... آبپاشی ... یہ خراس ... کیا جاتا ہے۔



**مستریان مولا بخش و غلام حسین بٹالہ ضلع گورداسپور**

# کیا آپ بیمار ہیں

جبکہ آپ کی طبیعت درست ہو اس میں کچھ شک نہیں کہ کوئی شکایت آپکو ... ضرور ... سوال ... آیا دن میں ... ایک مرتبہ ... جاتا ہے۔ اگر یہ بات نہ ہو تو ... وقت ... ڈون کی ... گولیاں (ڈونس ڈنرپلز) کھا لیجئے دوسرے روز ... آپکو ... صاف ہوگا۔ اور ... آپکو زیادہ اچھا معلوم ہوگا ... کیونکہ ... زیادہ عرصہ تک رہتے ہیں۔ اور ایسا فاسد مادہ پیدا کرتے ہیں۔ کہ جو دنیا کے ... سے زیادہ ... کا باعث ہوتا ہے۔ آپ بخوبی سمجھ جائیگا کہ ... یہ بیماریاں پیدا ہوتی ہیں۔ جگر کی شکایات۔ سیلان۔ صفرا۔ صفراوی بخار یا تپ۔ بدہضمی سوء ہضمی۔ پٹھوں کی کمزوری ... امراض قلبی دل دھڑکنا۔ بیٹھے چکر آنا۔ درد سر۔ تبخیر۔ کھٹے ڈکار آنا اور مستورات کی بیماریاں وغیرہ۔ اگر کچھ عرصہ تک یہی حالت رہی تو خون کثیف ہو جاتا ہے اور صحت ہمیشہ کے لئے خراب ہو جاتی ہے۔ ڈون کی ... کی گولیاں (ڈونس ... پلز) ... بنائی گئی ہیں۔ اور ... مرضوں کو ... ہیں کیونکہ ... فاسد مادے اور زہریلے ... کو انتڑیوں سے نکالتی ہیں۔ جگر کو تقویت ... کرتی ہیں۔ معدہ ... کو اچھی طرح ... ہیں جسم کو پاک اور صاف کرتی ہیں اور مرد عورت اور بچہ کو ... ہمیشہ کے لئے صحت بخشتی ہیں




بارہ آنہ والی

قیمت ... اور بارہ آنہ والی شیشی میں ... گولیاں ہیں۔ جو ... والی شیشی کی ... گولیوں سے ... کل دوا فروشوں سے ملتی ہیں۔ ... اور ... کے پاس سے۔

**ڈون کا مرہم** (ڈونس ... ) ایک ... لگانے سے کسی قسم کی خارش کیوں نہ ہو۔ فوراً کم ہو جاتی ہے۔ اور اگر ... وقت تو ایک ہی ڈبیا چاہیئے۔ ... یا ... سر ... کھجوا۔ کیڑے ... داد اور ... کی سب طرح کی ... اور خارش وغیرہ ... حالت میں ... شفا بخشنے کے لئے کافی پائی گئی ہے۔ تمام دوکانداروں کے پاس قیمت ... فی ڈبیا۔

## دو مفید رسالے

**رسالہ ثبوت واجب الوجود**۔ خدا تعالیٰ کی ہستی پر ایک دہریہ کے اعتراضات کا لطیف اور فلسفیانہ جواب جس میں آریہ سماج کے بعض اصولوں کی حقیقت بھی کھول کر بیان کی ہے قیمت ... **رسالہ تدبیر**۔ اسمیں مسئلہ تقدیر کی حقیقت بیان کی گئی ہے اور تقدیر اور تدبیر کے فلسفہ پر بحث کی گئی ہے۔ قیمت ...

دونوں رسالے بٹالہ ضلع گورداسپور منشی ... سے مل سکتے ہیں

# سچائی کا جھنڈا

اشتہاروں کی گرم بازاری مضمونوں کی تیز طراری مریضوں کی آہ وزاری آجکل ... کر رہی ہے لیکن ہمارا کام ... نہیں ... ہم ہر دوا کا نمونہ مفت دیتے ہیں اول آزمائیں ... بھلا ہمیں کچھ بھی ... قوی مثانہ کے متعلق ان دنوں مختلف قسم کی بدکاریوں کی وجہ سے عام طور پر ضعف کی شکایت ... ہم نے امراض مخصوصہ کے علاج کیلئے یہ ... تیار کیا ہے جسکے چند روز استعمال سے امراض متعلقہ قوت ... دفعتاً فوراً دفع ہونگے۔ اور ہر قسم کی ... کیلئے مفید ہے ہمارا کام یہ نہیں کہ ہم لکھ دیں۔ جواہرات سے طیار ہوتی ہے اول نمونہ مفت منگا لیجئے پھر شفا ہو ... قیمت فی بکس ...

**طلا طلسمی**۔ پرانہ سال کے ... جوانی کی بے اعتدالیاں اور غلط کاریوں سے یہ مرض لاحق ہوتے ہیں۔ اور مریض کو بعض اوقات خودکشی تک پہنچا دیتی ہیں۔ ہمارے اس طلا طلسمی سے فائدہ اٹھائیں۔ اور معجون طلسمی کھائیں۔ انشاءاللہ تعالیٰ دونوں اسکے مفید پائینگے۔ منگوانے سے پہلے نمونہ منگا کر آزمائیں قیمت ...

**سرمہ سلیمانی**۔ آنکھوں کی کل بیماریوں کو دفع کرنیوالا اور بینائی بڑھانے والا قیمت ایک تولہ ...

**سنون دنداں**۔ دانتوں کی کل بیماریوں کو دفع کرکے دانت مثل گوہر آبدار بنانا اسی سنون کا کام ہے۔ قیمت فی بکس ...

المشتہر

**حکیم محمد حسین** خلف حکیم سرفراز حسین مالک کارخانہ احمدیہ ... ضلع ...

# لاکھوں روپیہ کمانیکا سہل طریق

اگر آپ ... خوشنودی پبلک کیواسطے لاکھوں روپیہ کمانا چاہتے ہیں۔ تو حکیم نور محمد پروپرائیٹر نوری شفاخانہ موکل ضلع لاہور کے ایجاد کردہ تریاق طاعون کی شیشیاں منگوا کر فروخت کریں جس کی کمیشن و منافع سے آپ مالا مال ہو سکتے ہیں۔ اس تریاق بینظیر و سریع الاثر مجرب المجرب کی خاصیت ہے۔ کہ بفضلہ تعالیٰ بطور حفظ ماتقدم استعمال کرنیسے طاعون ... امراض وبائیہ سے امن رہتا ہے۔ اگر مبتلائے طاعون کے کانوں میں بخار شروع ہوتے ہی اسکے ... ٹپکائے جائیں اور ... لاکر بدن پر مالش کی جائے۔ تو سر درد بخار چند منٹ میں دور اور سرسام ... کا خطرہ کافور اور تمام جسم میں ... واصل ہوگا تمام مریضوں بالخصوص بچوں اور ... کے لئے ... ہوشی یا ... کے باعث ... حلق اترنا محال ہو جاتا ہے۔ یہ تریاق نعمت غیر مترقبہ ہے۔ تعمیم افادہ کے لئے ... عدم ... ادائے فیس ... ادا کرنا ہی سکھا دیا جاتا ہے۔ قیمت فی شیشی ... مگر ان اشخاص سے جو ایجنٹ ہونگے یا سیکھنے کے ارادہ سے بغرض تجربہ منگائیں۔ نصف قیمت

نوٹ جو اپنا اپنا اشتہار درج کرنا چاہیں۔ ... اجرت سے مطلع فرمائیں

**المشتہر فتح الدین کارخانہ تریاق طاعون معلم موکل ضلع لاہور**